السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک امام مسجد اپنے ماں باپ کو مار پیٹ گالی گلوچ وغیرہ کرتا ہے کیا وہ معافی لینے کے بعد امامت کے لائق ہوسکتا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ماں باپ کی نافرمانی عقوق مار پیٹ کبیرہ گناہ سے واقعی ایسا شخص قابل امامت نہیں جو اس کبیرہ پر مصر ہو اگر وہ توبہ کرکے اللہ تعالیٰ سے بھی سچے دل سے معافی چاہے تادم آئندہ کےلیے ان کی اطاعت پر عازم اور ان سے بھی معافی طلب کرے اور وہ معاف بھی کردیں تو پھر بحکم حدیث نبوی

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ الحدیث

اس کی امامت جائز ہے اور جس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبلہ رخ تھوکتے دیکھ کر آئندہ امامت سے منع کیا صرف پہلے منع کی تصدیق کی تھی کہ ہاں میں نے منع کیا ہے یعنی ان لوگوں کی تصدیق جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس کو سنایا تھا کہ آپ نے منع کیا ہے بس صرف آپ نے ان کی تصدیق کی ہاں میں نے منع کیا تھا اور

اِنَّکَ قَدْ اٰذَیْتَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

علت منع تھی اور بعد توبہ صحیحہ باقی نہیں رہتی بحکم حدیث مذکور۔ (فقط والسلام ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی)

(جواب درست ہے۔ ابو الفضل عبد المنان ایڈیٹر اہل حدیث گزٹ دہلی)

(الجواب صحیح۔ عبد اللہ بستوی سعیدی مدرس مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی)

(الجواب صحیح۔ حررہ احمد اللہ سلمہ از مدرسہ زبیدیہ نواب گنج دہلی مورخہ ۱۸ صفر ۱۳۵۸ھ)

(عبد السلام غفرلہ (مولوی فاضل) مدرس مدرسہ علی جان دہلی)

(الجواب صحیح۔ محمد یونس غفرلہ مدرس اول حضرت میاں صاحب دہلی)

امام مذکور اگر اس فعل قبیح سے توبہ کرکے اور روالدین کو راضی کرلے تو وہ لائق امامت ہے ورنہ اس کو امامت سے علیحدہ کردینا چاہیے۔

(عبید اللہ رحمانی مبارکپوری مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی)

اعانت والدین فرض ہے اور ان کی مخالفت گناہ کبیرہ ہے چہ جائیکہ والدین کو گالیاں دینے والا ایسے مرتکب گناہ کو تاوقتیکہ وہ توبہ نہ کرے نمازیوں کو چاہیے کہ اس کو امامت سے دست بردار کردیں۔ (حررہ محمد بشیر مدرس مدرسہ فیاضیہ دہلی)

(الجواب صحیح۔ عبد الرزاق بستوی سعیدی مدرس مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی)

الجواب:... بے شک امام مذکور قابل عزل ہے تاوقتیکہ خالص توبہ نہ کرے عہدۂ امامت پر فائز نہ کیا جائے کیونکہ امام مذکور مرتکب کبائر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تھوڑی سی بات پر یعنی نماز میں قبلہ کی طرف تھوکنے پر ایک امام کو امامت سے علیحدہ فرمادیا تھا اور فرمایا تھا کہ تونے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دی ہے۔ یہ حدیث سنن ابی داؤد میں باسناد مروی ہے۔ فقط ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

(کتبہ ابو عبد الرحمن عبد اللہ مدرس مدرسہ اسلامیہ امین والا۔) (ما کتبہ السید مولوی محمد شریف صاحب فہو احق والحق احق ان اتبع)

(کتبہ عبد القادر عفی عنہ ازالہ آباد مورخہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ)

الجواب:... ماں باپ کا نافرمان مرتکب گناہ کبیرہ ہے امامت وغیرہ کے بھی لائق نہیں۔

(حررہ محمد عبد الجلیل عفا اللہ عنہ الخلیل)

الجواب:... الحمد للہ رب العالمین۔ ایسا شخص مرتکب کبائر ہوتا ہے اس لیے ایسا شخص نماز میں امام بنانے کا اہل نہیں۔ اگر غلطی سے بنایا گیا تو کسی مفتی سے فتویٰ حاصل کریں۔

اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ فَاِنَّھُمْ وَفْدُکُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ (رواہ دار قطنی)

''دار قطنی میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گردانو امام اپنے بہتر اپنے۔ پس تحقیق وہ قاصد ہیں درمیان اس چیز کے جو کہ درمیان تمہارے اور درمیان رب تمہارے کے ہے۔ اور حاکم نے روایت کی ہے۔

اِنْ سَرَّکُمْ اَنْ تُقْبَلَ صَلٰوتُکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ فَاِنَّھُمْ وَفْدُکُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ

''مرثد غنوی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یعنی اگر خوش لگے تم کو یہ کہ قبول کی جاوے نماز تمہاری پس چاہیے امامت کروادیں۔ تمہیں بہتر پس تحقیق وہ قاصد ہیں درمیان تمہارے اور درمیان رب تمہارے کے۔''

سوم:... امام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک امام کو اس جرم میں معزول فرمایا کہ اس نے مسجد کی قبلہ کی طرف کی دیوار پر تھوکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تھوک

کھرچ دیا اور اس جگہ خوشبو لگا دی پھر وہ تنخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر دریافت کرتا ہے کہ بے شک آپ نے مجھے معزول کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تو نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا ہے۔

ف :... معاذاللہ ماں باپ کا مار پیٹ کرنا گالی گلوچ دینا کبیرہ گناہ ہے ایسے شخص کو فوراً معزول کر دیا جائے ایسا شخص اگر توبہ کر لے تو شبہ ہے کہ اس نے دنیاوی فائدہ سے کی ہو جب تک اس میں پوری صلاحیت نہ دیکھی جاوے اور کوئی متقی اور مفتی عالم فتویٰ نہ دیوے۔ ایسے شخص کو اپنے عہدہ پر بحال نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تخت ہے۔

سُبحان رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُون (۱۸۰) وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِین (۱۸۱) وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین (۱۸۲)

(۳۸/۱۲/۲۲، کمترین محمد شریف از گریالہ ڈاکخانہ خاص، ضلع لاہور بقلم خود)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 218-220

محدث فتویٰ